فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کروان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاوی یسئلونک

دار الافتاءِ والارشاد

الباقیاتُ الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 44 | جمعۃ المبارک 07 جمادی الاولیٰ 1441ھ 03 جنوری 2019ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دار الافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: میں نے اپنے داڑھی میں کالا خضاب لگایا ہے، کیونکہ میری داڑھی بالکل سفید ہوگئی ہے، کیا ایسا کرنا میرے لیے جائز ہے؟

جواب: سر اور داڑھی کی سفیدی میں تغیر کے لیے مہندی کا استعمال کرنا مسنون ہے، خالص سیاہ رنگ کے علاوہ دیگر رنگوں کا استعمال جائز ہے، خالص سیاہ رنگ کا استعمال مکروہ تحریمی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ (مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب استحباب خضاب الشيب...) ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سفیدی کو کسی اور چیز کے ساتھ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔“

حدیث شریف میں ہے: من خضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيامة (موطا امام محمد بن الحسن، كتاب اللقطة، باب الخضاب)
ترجمہ: ”جو سیاہ خضاب لگائے گا اللہ اس کے چہرے کو قیامت کے دن سیاہ کردیں گے۔“

سنن نسائی میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (مسند احمد، ومن مسند بنی هاشم، بداية مسند عبد الله بن العباس)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔“

البتہ اگر کوئی نوجوان ہو اور وقت سے پہلے اس کے بال سفید ہوجائیں تو اس کے لیے کالی مہندی کسی دوسرے رنگ میں ملا کر لگانے کی گنجائش ہے۔

(الف) وأما الخضاب بالسواد...ومن فعل ذلك ليزين نفسه للنساء وليحبب نفسه إليهن فذلك مكروه وعليه عامة المشايخ...وعن الإمام أن الخضاب حسن لكن بالحناء والكتم والوسمة (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب العشرون في الزينة واتخاذ الخادم للخدمة)

(ب) أما الخضاب بالسواد للغزو، ليكون أهيب في عين العدو فهو محمود بالاتفاق وإن ليزين نفسه للنساء فمكروه، وعليه عامة المشايخ (رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، فرع يكره إعطاء سائل المسجد...)

(ج) روى عن أبي يوسف أنه قال: كما يعجبني أن تتزين لي يعجبها أن أتزين لها (رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، فرع يكره إعطاء سائل المسجد...)

سوال: اگر نمازی کے پیٹ میں گیس ہو اور گیس ریلیز ہوگئی ہو تو کیا اسے دوبارہ استنجا کرنا پڑے گا یا استنجے کے بغیر بھی وضو کرسکتا ہے؟

جواب: اگر صرف ریح خارج ہوئی اور کوئی نجاست نہیں نکلی تو ایسی صورت میں وضو کافی ہے استنجاء کی ضرورت نہیں، لیکن اگر نجاست نکلی ہو تو استنجاء کرنا ہوگا۔

والإستنجاء على خَمْسَة اوجه احدها فَرِيضَة وَالثَّانِي سنة وَالثَّالِث فَضِيلَة وَالرَّابِع وَاجِب وَالْخَامِس بِدعَة فَأَما الْفَرِيضَة فَهِيَ عِنْد الْغسْل من الْجَنَابَة واما الْوَاجِب اذا كَانَ اللطخ فِي المقعد اكثر من مِقْدَار الدِّرْهَم وَأما السّنة اذا كَانَ اللطخ مِقْدَار الدِّرْهَم (النتف في الفتاوى، كتاب الطهارة، مَا يستنجى بِهِ)

سوال: جب انسان غسل کرتا ہے تو پہلے استنجا کرتا ہے، پھر کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور پھر اس کے بعد پورے بدن پر پانی ڈالتا ہے، غسل کرتا ہے اور اس غسل کے بعد آدمی نماز

پڑھ سکتا ہے، لیکن اگر غسل کے دوران سردی کی وجہ سے پیشاب کے قطرے نکلیں تو کیا دوبارہ وضو کرنا پڑے گا یا پورے بدن پر پانی بہالینا کافی ہوگا؟

جواب: اگر پیشاب کے قطرے غسل پورا ہونے کے بعد نکلے ہوں تو وضو کافی ہے غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر غسل پورا ہونے سے پہلے نکلے ہوں اس کے بعد اگر پورے جسم پر پانی بہالیں تو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں۔

ولو نزل البول إلى قصبة الذكر لم ينقض الوضوء والفرق: أن في المسألة الأولى النجاسة خرجت بنفسها عن محلها الباطن إلى موضع له حكم الظاهر، ولا كذلك المسألة الثانية حتى أثبت في المسألة الثانية، لو خرج إلى القلفة نقض الوضوء لزواله عن ماله حكم الباطن. (المحيط البرهاني، كتاب الطهارات، الفصل الثاني: في بيان ما يوجب الوضوء وما لا يوجب)

سوال: کیا مشت زنی کے حوالے سے مختلف آراء موجود ہیں؟ برائے مہربانی وضاحت فرمادیں۔ میں شادی شدہ ہوں، لیکن میں اپنی اہلیہ کے ساتھ نہیں رہتا ہوں۔ برائے مہربانی اس صورت میں شرعی حکم بیان فرمائیں۔

جواب: مشت زنی کرنا جائز نہیں، چاروں ائمہ کرام اس کے عدم جواز پر متفق ہیں۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے معروف تابعی حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے اسے مکروہ فرمایا اور فرمایا کہ میں نے ایک قوم کے بارے میں سنا ہے کہ وہ قیامت میں ایسی حالت میں اٹھائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ حمل کی حالت میں ہوں گے، اور میرا گمان یہ ہے کہ وہ قوم یہی مشت زنی کرنے والے لوگ ہوں گے۔ البتہ اگر شہوت کا غلبہ ہو اور تسکین شہوت کے لیے زوجہ میسر نہ ہو، اگر یہ عمل نہ کرے تو زنا کاری میں مبتلا ہونے کا شدید خطرہ ہو تو اس صورت میں بعض علماء نے بقدر ضرورت اس کی گنجائش دی ہے، تاہم اس کی عادت بنالینا کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشت زنی کرنے والے کے بارے میں وعید ارشاد فرمائی ہے، کنز العمال میں ہے:

سَبْعَةٌ لا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْعَالَمِينَ يُدْخِلُهُمُ النَّارَ أَوَّلَ الدَّاخِلِينَ إِلا أَنْ يَتُوبُوا إِلا أَنْ يَتُوبُوا فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّاكِحُ يَدَهُ وَالْفَاعِلُ وَالْمَفْعُولُ بِهِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالضَّارِبُ أَبَوَيْهِ حَتَّى يَسْتَغِيثَا وَالْمُؤْذِي جِيرَانَهُ حَتَّى يَلْعَنُوهُ وَالنَّاكِحُ حَلِيلَةَ جَارِهِ (كنز العمال، الترهيب الأحادي من الكمال، الفصل السابع في الترهيب السباعي)

ترجمہ: ''سات قسم کے لوگ ہیں، جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہ دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالموں کے ساتھ جمع کرے گا اور انہیں سب سے پہلے جہنم میں جانے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا یہ اور بات ہے کہ وہ توبہ کرلیں توبہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی سے رجوع فرماتا ہے ایک تو ہاتھ سے نکاح کرنے والا یعنی مشت زنی کرنے والا اور اغلام بازی کرنے اور کرانے والا اور نشے باز شراب کا عادی اور اپنے ماں باپ کو مارنے پیٹنے والا یہاں تک کہ وہ چیخ پکار کرنے لگیں اور اپنے پڑوسیوں کو ایذاء پہنچانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت بھیجنے لگیں اور اپنی پڑوسن سے بدکاری کرنے والا''۔

وعبث بذكره - وله ذلك إن كان أعزب وبه ينجو رأسا برأس لتسكين شهوة يخشى منها لا لجلبها. (مراقی الفلاح، كتاب الطهارة، باب في الغسل، فصل ما يجب فيه الاغتسال)

قوله: "لا لجلبها" أي فيحرم لما روى عنه صلى الله عليه وسلم ناكح اليد ملعون وقال ابن جريج سألت عنه عطاء فقال: مكروه وسمعت قوما يحشرون وأيديهم حبالى فأظنهم هؤلاء وقال سعيد بن جبير عذب الله أمة كانوا يعبثون بمذاكيرهم وورد سبعة لا ينظر الله إليهم منهم الناكح يده. (حاشية الطحطاوى، كتاب الطهارة، باب في

الغسل، فصل ما يجب فيه الاغتسال)

قوله (الاستمناء حرام) أي بالكف إذا كان لاستجلاب الشهوة أما إذا غلبته الشهوة وليس له زوجة ولا أمة ففعل ذلك لتسكينها فالرجاء أنه لا وبال عليه كما قاله أبو الليث ويجب لو خاف الزنا (رد المحتار، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجبه، فرع الاستمناء)

فقہ حنبلی کی مشہور کتاب ''المغنی'' میں امام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی (المتوفی ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں: اگر کسی نے اپنے ہاتھ سے منی خارج کی تو اس نے حرام کا ارتکاب کیا۔

ولو استمنى بيده فقد فعل محرما (المغني، كتاب الصيام، فصل استمنى الصائم بيده)

فقہ شافعی کی مشہور کتاب ''المہذب'' میں امام ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی الشافعی (المتوفی ۴۷۶ھ) فرماتے ہیں: مشت زنی حرام ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ هُمۡ لِفُرُوجِهِمۡ حٰفِظُونَ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزۡوَاجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَانُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ٱبۡتَغَىٰ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡعَادُونَ۔

ترجمہ: '' اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جوان کی ملکِ یمین میں ہوں کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنیوالے ہیں۔'' اور نیز کسی نے یہ فعل کیا تو اس پر تعزیر لگے گی، حد جاری نہیں ہوگی۔''

ويحرم الاستمناء لقوله عز وجل "والذين هم لفروجهم حافظون إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم فإنهم غير ملومين" ولانها مباشرة تفضي إلى قطع النسل فحرم كاللواط فإن فعل عزر ولم يحد لانها مباشرة محرمة من غير إيلاج فأشبهت مباشرة الأجنبية فيما دون الفرج (المهذب، كتاب الحدود، باب اقامة الحد، فصل وإن وطيء امرأة ميتة وهو من أهل الحد)

فقہ مالکی سے تعلق رکھنے والے مشہور عالم امام ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بہ ابن العربی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۴۳ھ) اپنی کتاب احکام القرآن میں تحریر فرماتے ہیں: ''محمد بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''میں نے حرملہ بن عبد العزیز سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشت زنی کے بارے میں سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

وَالَّذِينَ هُمۡ لِفُرُوجِهِمۡ حٰفِظُونَ إِلَّا عَلَىٰٓ أَزۡوَاجِهِمۡ أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَانُهُمۡ فَإِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ٱبۡتَغَىٰ وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡعَادُونَ ترجمہ: ''اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جوان کی ملکِ یمین میں ہوں کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنیوالے ہیں۔'' اور عام علماء اس کی حرمت کے قائل ہیں۔''

قال محمد بن عبد الحكم: سمعت حرملة بن عبد العزيز قال: سألت مالكا عن الرجل يجلد عميرة، فتلا هذه: "والذين هم لفروجهم حافظون إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم فإنهم غير ملومين فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العادون"، وعامة العلماء على تحريمه. (احكام القرآن لابن العربي، سورة المؤمنون، الآية الثانية قوله تعالى "والذين هم لفروجهم حافظون")

سوال: الٹی چپل کو سیدھا کرنا ضروری ہے ورنہ اللہ میاں کی طرف لعنت ہوگی۔'' کیا یہ عقیدہ رکھنا درست ہے؟

جواب: الٹی چپل کو سیدھا کرنا اچھی بات ہے، کیونکہ ہر شے میں ترتیب وسلیقہ فطرت کی علامت ہے۔ لیکن سوال میں ذکر کردہ بات درست نہیں، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ختم شد